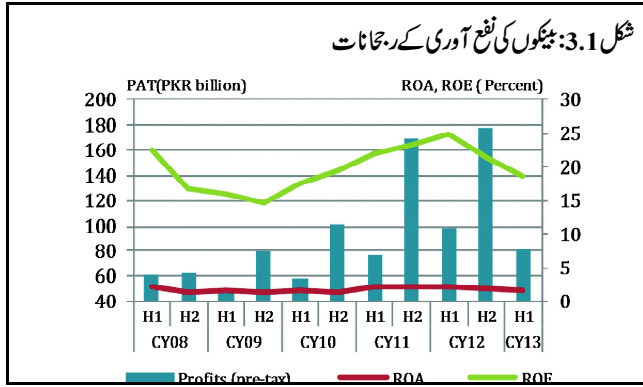


3 نفع یابی، صحت اور لچک

شعبہ بینکاری نے بڑھتے ہوئے تموینی چارج اور گھٹتے ہوئے سودی مارجن کی وجہ سے سست رفتار سے مگر مسلسل معقول منافع درج کرنے کا عمل جاری رکھا۔ سرمائے کی اساس میں اضافے کی وجہ سے نظام کی ادائیگی قرض کی صلاحیت مزید بہتر ہوئی۔ شرح کفایت سرمایہ کم از کم نشانیہ سے خاصی اوپر رہی جبکہ بعض بینکوں کے لیے سرمائے کی شرائط کی تعمیل کرنا مشکل ثابت ہو رہا ہے۔ توقع ہے کہ شعبہ بینکاری اپنی مضبوط سرمائے کی پوزیشن کی وجہ سے دباؤ کے مختلف منظر ناموں میں لچک کا حامل رہے گا۔ تاہم قرضے کا ارتکاز بدستور خطرے کا اہم عنصر ہے جس کی مسلسل نگرانی کی ضرورت ہے۔



سکڑتے ہوئے سودی مارجن کے باعث آمدنی کم ہوئی۔۔۔ شعبہ بینکاری کی نفع آوری 2012ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 16.5 فیصد کم ہوئی جس کی بڑی وجہ کلاسیفائیڈ جزدان پر بلند تموینی چارج، قرض گیری کی لاگت میں اضافہ اور قرض گاری کی سرگرمیوں پر منافع میں کمی تھی۔ تاہم 82.1 ارب روپے کے نفع کے ساتھ شعبہ بینکاری معیشت کے مختلف شعبوں میں دوسرا بہترین کارکردگی دکھانے والا³² شعبہ رہا۔³³ آمدنی کے اظہار کے اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع بھی بالترتیب 70 اور 640 بی پی اے گھٹ کر 1.7 فیصد اور 18.5 فیصد ہو گئے (شکل 3.1)۔

جدول 3.1: آمدنی کا ارتکاز (فیصد حصہ)

نشان 13-1ء	حصہ	اثاثوں پر منافع	ایکویٹی پر منافع	اے یو	پی اے ایم	خالص سودی مارجن
5 بڑے بینک	74.2	2.5	23.6	9.8	25.1	4.2
6 تا 10 نمبر کے بینک	21.1	1.7	23.9	9.0	18.6	3.4
11 تا 20 نمبر کے بینک	1.6	0.1	1.9	9.4	1.6	3.3
21 تا 30 نمبر کے بینک	3.1	0.8	7.0	8.8	9.1	4.1
سرکاری شعبے کے بینک	14.6	1.3	13.3	9.2	14.1	3.2
مقامی نجی بینک	78.9	1.7	20.1	9.2	18.5	3.9
غیر ملکی بینک	2.8	1.9	11.2	7.9	23.7	4.7
تخصیصی بینک	3.7	3.8	40.2	13.3	28.3	8.3
تمام بینک	100.0	1.7	18.6	9.5	18.0	3.9

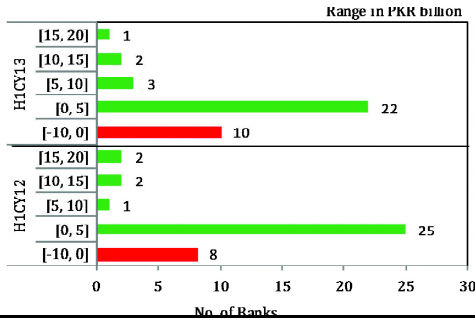
نفع آوری میں ارتکاز کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آمدنی کے بیشتر اظہاریوں میں پانچ بڑے بینک سر فہرست رہے جس کے بعد چھٹے سے دسویں نمبر کے بینک آتے ہیں (جدول 3.1)۔ مجموعی نفع آوری میں پانچ بڑے بینکوں کا حصہ پچھلے سال کی اسی مدت کے 70.9 فیصد کے مقابلے میں بڑھ کر 74.2 فیصد ہو گیا۔ بلند ارتکاز زیادہ تر گھاسٹے میں جانے والے بینکوں میں اضافے سے ہوا جنہوں نے 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران متاثرہ جزدان کے لیے بلند تموین کا اہتمام کیا (شکل 3.2)۔

گذشتہ دو برسوں کے دوران گرتی ہوئی شرح سود نے قرض گیری کی لاگت کے ہمراہ سودی مارجن کو کم کر دیا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری شعبہ کا خالص سودی مارجن زوال پذیر رہا اور 3.9 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ 2012ء کی پہلی ششماہی میں 4.8 فیصد تھا (شکل 3.3)۔

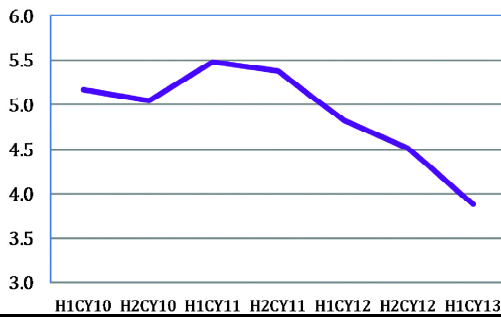
³² نفع آوری کے لحاظ سے تیل اور گیس کا شعبہ سب سے بڑا تھا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں اس شعبے کا قبل ازیکس منافع 250 ارب روپے سے زیادہ تھا۔ شعبہ دارنفع آوری کے لیے جدول 5.2 دیکھئے۔

³³ شعبہ دارنفع آوری کے لیے دیکھئے جدول 5.2۔

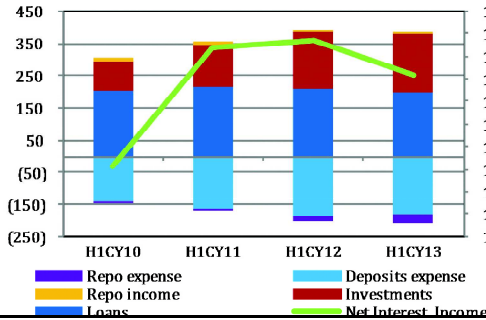
شکل 3.2: گھٹے میں جانے والے بینکوں میں اضافہ



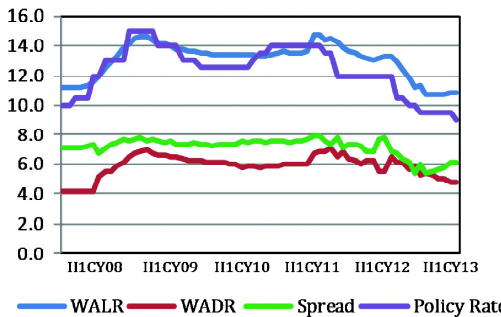
شکل 3.3: خالص سودی مارجن (فیصد)



شکل 3.4: سودی آمدنی کے رجحانات (ارب روپے)



شکل 3.5: امانت، قرض گاری اور پالیسی شرحوں کی حرکت



قرضوں پر گرتے ہوئے منافع اور بڑھتے ہوئے ریپو اخراجات

نے خالص سودی مارجن کم کر دیا

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضوں پر مارک اپ آمدنی میں کمی کی وجہ سے بینکوں کا خالص سودی مارجن 18.4 فیصد (سال بسال) گھٹ گیا (شکل 3.4)۔ جولائی 12ء سے جون 13ء کے درمیان پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 300 بی پی ایس کی کمی کے پیش نظر یہ کمی تعجب خیز نہیں، جس کے باعث کابور سے منسلک کابھی اثاثوں کے منافع پر اثر پڑا۔ دریں اثنا بیشتر حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں پر حجم پر مبنی آمدنی میں اضافے سے مارک اپ سودی آمدنی میں کمی گھٹ کر صرف 1.1 فیصد (سال بسال) رہ گئی۔

علاوہ ازیں اسٹیٹ بینک سے بھاری ریپو قرض گیری کی وجہ سے مارک اپ خرچ 1.4 فیصد (سال بسال) بڑھ گیا۔ قرض گیری کی سطح تقریباً گنی ہو گئی جس سے مجموعی خرچ میں اضافہ ہوا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ دوران سال کم از کم شرح بچت میں اضافے کے باوجود امانتوں پر خرچ 1.3 فیصد (سال بسال) کم ہوا۔ اس مسئلے کے تجزیے سے یہ امر اجاگر ہوتا ہے کہ پچھلے چند برسوں کے دوران امانتوں کی لاگت گھٹ گئی۔ ایک سال پہلے کے 8.1 فیصد کے مقابلے میں یہ کم ہو کر 7 فیصد ہو گئی۔ مزید یہ کہ مجموعی مارک اپ سودی خرچ میں امانتوں کی لاگت کا حصہ جو جون 12ء میں 82.6 فیصد تھا گھٹ کر 80.4 فیصد ہو گیا۔

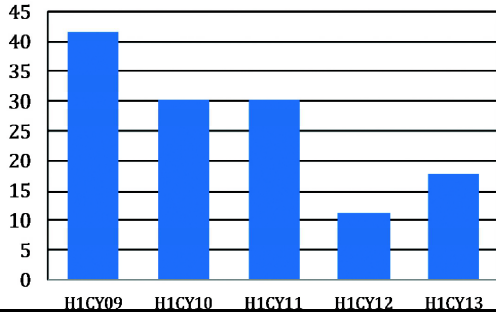
کم از کم شرح بچت کی پالیسی نے بہ وزن اوسط شرح

امانت میں کمی گھٹا دی۔۔۔

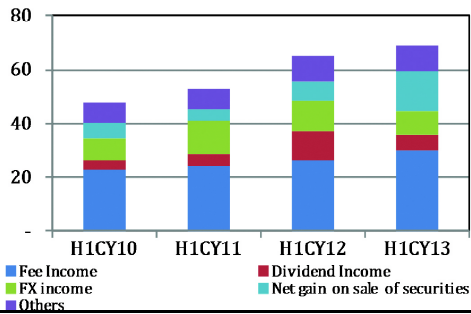
بہ وزن اوسط شرح قرض گاری (WALR) اور بہ وزن اوسط شرح امانت (WADR) اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ سے ہم آہنگ رہی۔ جون 11ء سے جون 13ء کے دوران پالیسی ریٹ میں 5 فیصدی درجے کی کمی کے مقابلے میں بہ وزن اوسط شرح قرض گاری 3.96 فیصدی درجے گھٹ کر 10.80 فیصد ہو گئی۔ جون 13ء میں بہ وزن اوسط شرح امانت بھی 2.15 فیصدی درجے گھٹ کر 4.72 فیصد ہو گئی۔ یہ قرض گاری کی شرحوں میں کمی سے پست تر تھی جو کم از کم شرح بچت بڑھانے کا مکمل نتیجہ ہے (شکل 3.5)۔

سودی آمدنی میں کمی کے علاوہ تموینی چارج میں اضافے نے بھی بینکاری نظام کی آمدنی کو متاثر کیا۔ 2012ء کی پہلی ششماہی کے دوران تموین اور معافی قرض میں نمایاں کمی کے بعد 2013ء کی پہلی ششماہی میں تموین 59 فیصد (سال بسال) بڑھ گئی۔ قیمت فروخت لازم کا فائدہ بتدریج زائل ہونے اور نئے غیر

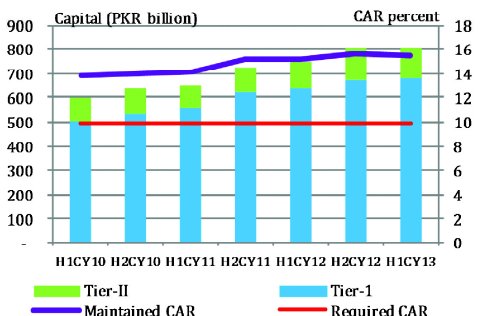
شکل 3.6: تموینی چارج (ارب روپے)



شکل 3.7: غیر سودی آمدنی (ارب روپے)



شکل 3.8: بینکوں کی ادائیگی قرض کا خاکہ مزید مستحکم



کی بنا پر بینکوں نے اندرونی سرمایہ اکٹھا کر کے اپنا سرمایہ بڑھایا ہے جس سے خطرہ بہ وزن اثاثوں میں اضافہ کرنے اور شرح کفایت سرمایہ بلند رکھنے میں سہولت ہوئی۔ سرمائے میں سب سے بڑا اضافہ چھوٹے بینکوں (21-30 بریکٹ) میں دیکھا گیا۔ تاہم خطرہ باز بہ وزن اثاثوں میں نمونیز ان بینکوں کے کلاسیفائیڈ جزدان میں اضافے کے باعث سرمائے کے تناسب کسی قدر بگڑ گئے۔ مزید برآں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی طور پر سرمائے کے جزدان میں قرضے کی نمو کی وجہ سے سرمائے اور اثاثے کے تناسبات سے ظاہر ہونے والے لیوراجیہ میں اضافہ ہوا (جدول 3.2)۔

فعال قرضوں کے بہاؤ کے زیر جائزہ مدت کے دوران چارج کو بڑھا دیا (شکل 3.6)۔

غیر سودی آمدنی نے کمائی کو معقول سطح پر رکھا۔۔۔ خالص سودی آمدنی کے برعکس غیر سودی آمدنی میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 6.3 فیصد سال بسال اضافہ دیکھا گیا۔ یہ نمونہ زیادہ تر فیس پر مبنی بہتر آمدنی اور ٹی، بلز، پی آئی بلز اور فہرستی اسٹاک سمیت تمسکات کی فروخت پر فائدے کی وجہ سے ہوئی³⁴ (شکل 3.7)۔ فیس کی آمدنی جس نے غیر سودی آمدنی میں 43.5 فیصد کا حصہ ڈالا 14.1 فیصد بہتر ہو گئی۔ منافع منقسمہ جو غیر سودی آمدنی کا چھوٹا جز ہے 43.8 فیصد کم ہوا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکوں نے اسٹاک مارکیٹ میں قلیل مدتی دلچسپی برقرار رکھی۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت

بینکاری شعبے کی سرمایہ مقامی نیز بازل کے کم از کم معیارات³⁵ سے خاصی اوپر رہی، گوکہ شرح کفایت سرمایہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 10 بی پی ایس گھٹ کر 15.5 فیصد ہو گئی (شکل 3.8)۔ کفایت سرمایہ میں کمی بنیادی طور پر بچت کردہ آمدنی میں کمی کا نتیجہ تھی (شکل 3.9)۔ لیوراجیہ تناسب³⁶ معقول سطح پر یعنی بازل سوم معیار کے 3 فیصد سے خاصا اوپر رہا۔ پیشتر بینک نے شرح کفایت سرمایہ کی شرط پوری کی جبکہ بعض کو سرمائے کی کم از کم شرائط پوری کرنے میں مشکلات کا سامنا رہا۔

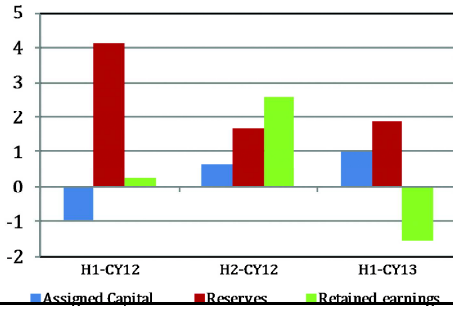
ادائیگی قرض کے تناسبات کے ارتکاز کے حوالے سے تجزیہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پانچ بڑے بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ مستحکم اور پورے شعبے کی اوسط سے خاصی اوپر رہی (جدول 3.2)۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بھرپور منافع

34 زوال پذیر شرح سود کے منظر نامے میں لاگت پوزیشن لینے سے بینکوں کو فائدہ ہوا اور انہوں نے حکومتی تمسکات کی فروخت سے منافع کمایا جبکہ بہت اچھی کارکردگی کے حامل اسٹاک اشاریوں کی بہتر قدر پائی کو نیز حصص پر بگنگ فائدے کا باعث بنی۔

35 بینکوں کو کم از کم شرح کفایت سرمایہ 10 فیصد رکھنا ہوتی ہے۔

36 لیوراجیہ تناسب تطبیقی سطح اول سرمائے اور تطبیقی بیلنس شیٹ پر موجود اور بیلنس شیٹ سے الگ اثاثوں کی شرح کے برابر ہوتا ہے۔

شکل 3.9: ایکویٹی کی نمونیں حصہ (فیصدی درجے)



خطرہ قرض بہ وزن اثاثے تھوڑا کم ہوئے۔۔۔
نئی شعبے کے قرضے میں کمی کے پیش نظر خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.6 فیصد کمی آئی۔ نتیجتاً مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں کا حصہ جو 2012ء کی دوسری ششماہی میں 78 فیصد تھا 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران گھٹ کر 76.7 فیصد ہو گیا۔ تبدیلیوں کے منبع پر ایک نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیننس شیٹ پر موجود اکٹاف میں بیشتر اضافہ سرکاری شعبے میں اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کی ماکاری بڑھنے کی وجہ سے ہوا، جن کا خطرہ وزن صفر ہوتا ہے۔ دیگر بیشتر زمروں پر دعوے کم ہوئے یا یکساں رہے جس سے مجموعی خطرہ تطبیقی (adjusted) دعوے کم ہوئے۔ اس دوران بیننس شیٹ سے الگ خطرہ قرض تطبیقی دعوے تھوڑا سا بڑھ گئے جس کا سبب تجارت سے منسلک ہنگامی معاملات اور وعدے تھے (جدول 3.3)۔

۔۔۔ جبکہ خطرہ بازار بہ وزن اثاثے بڑھتے رہے
2013ء کی پہلی ششماہی میں خطرہ بازار بہ وزن اثاثوں میں 16.6 فیصد کمی نمایاں نمودیکھی گئی جس سے مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں ان کا حصہ 120 بی پی ایس بڑھ کر 8.3 فیصد ہو گیا۔ خطرہ بازار بہ وزن اثاثوں میں خطرہ شرح سود کیپٹل چارج میں سب سے زیادہ اضافے کا سبب بنا جس کی وجہ طویل مدتی پی آئی بیئر میں سرمایہ کاریوں کے اسٹاک میں 17.4 فیصد اضافہ تھا۔ بینکوں کی ایکویٹی سرمایہ کاریوں میں 49.8 فیصد نمو کی وجہ سے منسلک کیپٹل چارج بھی 40.7 فیصد بڑھ گیا جبکہ بیرونی کرنسی کی پوزیشنوں سے متعلق کیپٹل چارج زیر جائزہ مدت کے دوران صرف 3.1 فیصد بڑھا (شکل 3.10)۔

۔۔۔ جبکہ بینکاری شعبے کی خطرے کی کیفیت کم کم

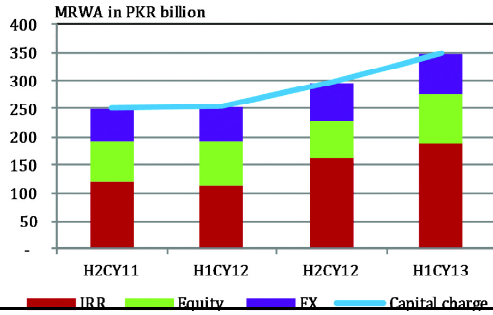
رہی۔۔۔

خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں میں کمی کے باعث شعبہ بینکاری کی مجموعی خطرے کی کیفیت (خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں اور اوسط کاسبی اثاثوں کی شرح) کم ہوتی رہی۔ یہ کوئی تعجب خیز امر نہ تھا کیونکہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں کاسبی اثاثوں میں 10.5 فیصد اضافے کا بڑا حصہ کم خطرے کے اوزان پر مشتمل تھا۔ چونکہ خطرہ قرض بہ وزن اثاثے 0.38 فیصد کم ہو گئے اس لیے اوسط کاسبی اثاثوں کی فیصد کے لحاظ سے خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں کا حصہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں 5.3 فیصدی درجے کم ہو گیا۔ یہ رجحان قلیل مدت میں توسا زگار ہے تاہم مستقبل میں شعبہ بینکاری کی انتظام خطرہ کی استعداد کو متاثر کر سکتا ہے (شکل 3.11)۔

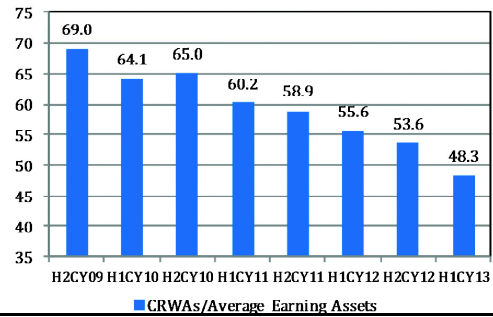
جدول 3.2: بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کی شرحیں، زمرہ وار					
سرماہیہ خطرہ بہ وزن اثاثے		فیصد		سرماہیہ خطرہ بہ وزن اثاثے	
شش 1- 13ء	شش 2- 12ء	شش 1- 13ء	شش 2- 12ء	شش 1- 13ء	شش 2- 12ء
9.9	10.1	13.7	13.8	16.5	16.7
6.9	6.8	10.7	10.7	13.7	13.6
7.7	8.0	10.1	9.8	11.7	11.5
11.8	12.0	16.5	19.1	16.5	18.6
9.6	10.3	12.7	13.9	15.8	16.7
8.5	8.6	12.7	12.4	15.0	14.9
16.3	16.5	26.2	30.5	26.4	30.7
10.5	8.3	7.8	6.8	13.7	12.3
8.9	9.1	13.0	13.0	15.5	15.6

جدول 3.3: خطرہ بہ وزن اثاثے اور اصل اکٹاف					
13ء کی پہلی ششماہی		2012ء		دعوے	
خطرہ تطبیقی وزن اثاثے اصل اکٹاف	اصل اکٹاف	خطرہ تطبیقی وزن اثاثے اصل اکٹاف	اصل اکٹاف	اصل اکٹاف	اصل اکٹاف
-	-	2,583	-	-	2,432
9.1	58	634	9.6	60	630
42.6	88	207	37.8	90	237
84.0	1,767	2,105	82.3	1,784	2,167
64.8	356	549	65.4	376	575
98.0	194	198	96.3	195	202
42.2	3,338	7,920	43.7	3,390	7,763
16.1	647	4,022	15.5	604	3,885

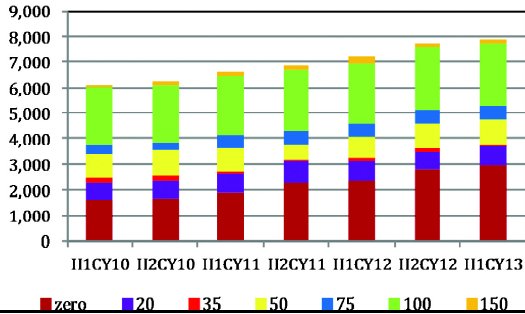
شکل 3.10: شرح سود خطرہ، خطرہ قرض کے بڑے جز کے طور پر



شکل 3.11: شعبہ بینکاری کے خطرے کی کیفیت میں کمی (فیصد)



شکل 3.12: خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں کی تقسیم بلحاظ خطرہ وزن (ارب روپے)



جدول 3.4: بینکوں کی تقسیم بلحاظ شرح کفایت سرمایہ

فیصد	10 سے کم	15 تا 10	15 سے زائد	کل
شش 1-10ء	6	15	19	40
شش 2-10ء	5	13	20	38
شش 1-11ء	5	12	21	38
شش 2-11ء	5	10	23	38
شش 1-12ء	5	11	22	38
شش 2-12ء	5	9	24	38
شش 1-13ء	5	11	22	38

کم خطرے کی کیفیت بینکوں کی بیلنس شیٹ میں پست خطرہ بہ وزن اثاثوں کی بڑھتی ہوئی سطح میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ سرکاری شعبے کی سرمایہ کاریوں کے بڑے حصے کے مطابق صفر خطرہ بہ وزن اثاثے جو 2012ء کی دوسری ششماہی میں 36 فیصد تھے 2013ء کی پہلی ششماہی میں اپنی بلند ترین سطح 36.9 فیصد پر پہنچ گئے۔ مزید یہ کہ 20 فیصد خطرہ وزن رکھنے والے اثاثوں کا حصہ بڑھ کر مجموعی خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں کے جز ان کا 9.8 فیصد ہو گیا جس کا سبب بہتر کریڈٹ ریٹنگ رکھنے والے اداروں کی جانب اکتشاف میں اضافہ تھا۔ دوسری طرف 50 اور 100 فیصد خطرہ وزن (جو عموماً بلا درجہ بندی کے قرض گیروں کو دیا جاتا ہے) رکھنے والے اثاثوں کا حصہ مسلسل گرتا رہا جو نجی شعبے کے قرضے کی سست نمونہ کا نتیجہ تھا (شکل 3.12)۔

ضوابطی شرائط سے زائد سرمایہ اساس سے بینکوں کو غیر متوقع دھچکوں اور سخت نوعیت کے معاشی حالات سے کافی تحفظ مل گیا۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی مشترکہ ایکویٹی اساس کو مستحکم کرنے کی پالیسی کے تحت کم از کم سرمائے کی شرائط میں بتدریج اضافہ کیا ہے۔ اس طرز عمل کا نتیجہ پیشتر بینکوں کی مناسب شرح کفایت سرمایہ سے ظاہر ہے (جدول 3.4)۔ جو بینک کم از کم سرمائے کی شرائط پوری نہیں کر سکے ان کے اثاثے پورے شعبے کے مجموعی اثاثوں کا صرف 6.6 فیصد ہیں اس لیے ان سے شعبہ بینکاری کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو کوئی بڑا خطرہ درپیش نہیں۔

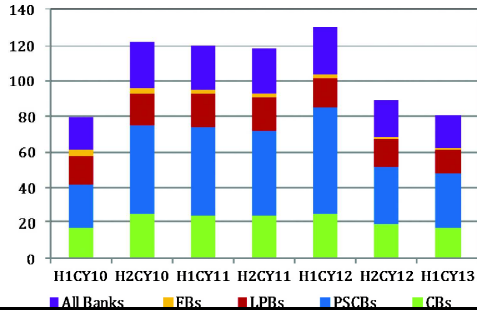
بہتر معیار قرضہ نے بینکاری نظام کے مجموعی ادائیگی

قرض کی صلاحیت کے خاکے کے لیے گنجائش پیدا کی زیر جائزہ مدت کے دوران معیار قرضہ میں تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے خطرات کم ہوتے رہے کیونکہ ضرر سرمایہ کا تناسب (خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کی شرح)، جو بینکوں کی ایکویٹی کی اس کسر کا اظہار یہ ہے جو غیر وصول شدہ قرضوں کے نقصانات سے ضرر کا شکار ہو سکتے ہیں، 2013ء کی پہلی ششماہی میں بہتر ہوا۔ اگرچہ یہ بہتری وسیع البہد تھی اور بینکوں کے تمام زمروں میں دیکھی گئی تاہم اس کا عمیق ترین اثر مقامی نجی بینکوں کے زمرے میں ہوا جہاں یہ تناسب 2013ء کی پہلی ششماہی میں گھٹ کر 13.7 فیصد ہو گیا جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 15.9 فیصد تھا (شکل 3.13)۔

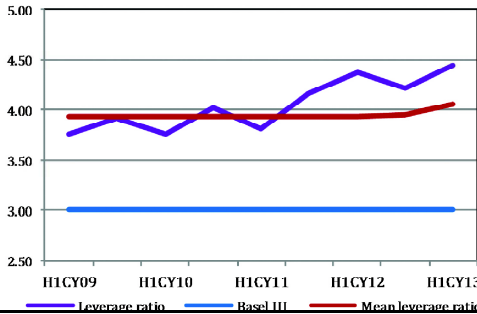
بینکاری نظام کا لیوراجیہ مقررہ حدود کے اندر رہا پاکستان کے بینکاری شعبے کی لیوراجیہ شرح 37 ایکویٹی کی بڑھتی ہوئی سطحوں کی وجہ سے بہتر ہوتی رہی۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں یہ شرح سطح اوّل سرمائے

37 لیوراجیہ شرح کی تعریف ہے مجموعی اثاثوں میں سطح اوّل سرمائے کا تناسب (تھوڑے دنوں جانب تطبیق ہوتے ہیں)۔ لیوراجیہ شرح کے معکوس کو لیوراجیہ اضافہ (multiples) کہتے ہیں۔ یہ شرح پاکستان میں ابھی تک لاگو نہیں ہوتی۔

شکل 3.13: خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کی شرح کا مسلسل زوال (فیصد)



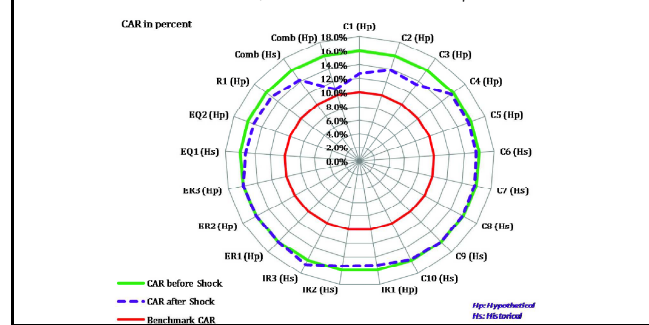
شکل 3.14: لیوراجی شرح (سطح اول اور کل اثاثے)



جدول 3.5: تحفظ سرمایہ بخش 1-13ء

شرح فیصد	رقم ارب روپے	موجودہ	مفروضہ	تحفظ
سرمایہ	807	807	807	-
خطرہ وزن اثاثے	5,222	8,073	2,851	
شرح کفایت سرمایہ	15.5%	10.0%		

شکل 3.15: بینکاری نظام کے ادائیگی قرض کی صلاحیت پر حساسیت کی جانچ کا اثر، جون 13ء



متغیر فنڈز کے علاوہ سیال تمسکات کی قدر میں کمی کا مفروضہ قائم کیا گیا تھا، پتہ چلا کہ نظام میں فنڈز پر مبنی خاصی سیالیت امانتیں نگلوائے جانے اور متغیر فنڈز کے خلاف کافی تحفظ فراہم کرے گی۔ اسی طرح حکومتی تمسکات کی قدر پر ہیز کٹ سے بازل سوم فریم ورک کے تحت متعین کردہ سیالیت کو رینج تناسب اس تناسب کی کم از کم قابل قبول قدر 1 سے خاصا اوپر رہے گا۔

کے مقابلے میں بیلنس شیٹ پر موجود اکتشاف کی محدود نمو کی وجہ سے 24 بی بی ایس بڑھ گئی۔ مجموعی طور پر لیوراجی شرح 2013ء کی پہلی ششماہی میں 4.4 فیصد تھی جو بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی کی مقررہ کم از کم 3 فیصد کی حد سے کافی زیادہ ہے (شکل 3.14)۔ اس اظہارِ رائے کی مناسب سطح جو خطرے پر مبنی نہیں اور معیشت میں نمو کے امکانات کی بنا پر بینکاری صنعت مستقبل میں اپنا لیوراجی مزید بڑھانے کی استطاعت رکھتی ہے (جدول 3.5)۔

بینکاری نظام کی لچک

15.5 فیصد کی مضبوط شرح کفایت سرمایہ کی وجہ سے بینکاری نظام دباؤ کے تحت مختلف دھچکوں کے مقابلے میں لچک کا مظاہرہ کرتا رہا۔ شعبہ بینکاری پر قرضے، بازار، سیالیت اور متعدد خطرے کے دباؤ کے دھچکوں سے توثیق ہوتی ہے کہ یہ نظام دباؤ کے دھچکے بآسانی برداشت کر سکتا ہے۔³⁸ اہم بات یہ ہے کہ دھچکے قبل 13.1 فیصد سے زائد شرح کفایت سرمایہ رکھنے والے تمام بینک بشمول پانچ بڑے بینک ادائیگی قرض کی صلاحیت کے دھچکے بآسانی برداشت کر سکیں گے۔

حساسیت کے تجزیے میں نظام کی دھچکے کے بعد کی شرح کفایت سرمایہ مضبوط رہے گی گو کہ خطرہ قرض جز دان کو پختہ والے بعض دھچکوں کا بینکاری نظام کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے خا کے پر نمایاں اثر ہوگا۔ قرض کے دھچکے بشمول (سی ون) جن میں فعال قرضوں کے 10 فیصد کے مساوی غیر فعال قرضوں میں اضافہ فرض کیا گیا ہے، نجی شعبے کے تین سب سے بڑے انفرادی قرض گیروں کی نادرہنگی (سی ٹو)، اور تین سب سے بڑے قرض گیروں (فنڈ اور غیر فنڈ دونوں) کی نادرہنگی کا دھچکا بینکاری نظام کی دھچکے کے بعد کی شرح کفایت سرمایہ کو 333 بی بی ایس تک گھٹا دے گا (شکل 3.15)۔ صف اول کے کارپوریٹ اور گروپ اکتشاف کے بلند ارتکاز کے نظمی مضمرات کے پیش نظر بینکوں کو ان اکتشافات کی محتاط نگرانی کی ضرورت ہے۔

خطرہ بازار پر وزن اثاثوں میں خاصے اضافے کے باوجود مجموعی طور پر 8.3 فیصد کا حصہ مدھم خطرہ بازار کا خا کے پیش کرتا رہا۔ نتیجتاً خطرہ بازار سے منسلک حساسیت کے دھچکوں کا بینکوں کے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے خا کے پر کم سے کم اثر ہوا (شرح کفایت سرمایہ میں زیادہ سے زیادہ 85 بی بی ایس کی کمی)۔ اسی طرح سیالیت کے دباؤ کی جانچ کے تجزیے سے، جس میں امانتوں کی خاصی مقدار نگلوائے جانے اور

38 جانچ کے منظر ناموں میں ناکام ہونے والے بینکوں کی تعداد جاننے کے لیے دیکھئے ضمیمہ 1.15۔